سوال

(90) بغیر اقامت کے نماز کس حکم میں ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جمعہ کی نماز بغیر اقامت کے ہوجاتی ہے یا نہیں؟ اگر ایسی جماعت ہوچکی ہو تو کیا لوٹانا ضروری ہے؟ (ظفر اقبال، کامرہ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگرچہ گاؤں، شہر یا جنگل وغیرہ میں نماز باجماعت کے لیے اذان واقامت لازمی ہیں جیسا کہ مشہور احادیث سے ثابت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"فليؤذن لكم أحدكم وليؤمكم أكبركم"

"تم میں سے ایک اذان کہے اور سب سے بڑا امامت کرائے۔ (صحیح البخاری: 628 وصحیح مسلم: 674)

اذان واقامت شعائر اسلام میں سے ہیں۔ تاہم میرے علم میں ایسی کوئی حدیث نہیں ہے جس سے یہ ثابت ہو کہ اگر سہواً یا تعمداً اذان یا اقامت رہ جائے تو نماز نہیں ہوتی۔

بالتعمد اذان واقامت نہ دینا احادیث صحیحہ اور شعائر اسلام کی مخالفت کی وجہ سے انتہائی مذموم عمل ہے تاہم سہو پر اعادہ صلوۃ لازم نہیں ہے۔

مشہور تابعی عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل تھے کہ اگر کوئی شخص اقامت بھول جائے تو دوبارہ نماز پڑھنی چاہیے۔

(مصنف عبدالرزاق 1/511 ح1958 مصنف ابن ابی شیبہ 1/218 ح2272 وسندہ صحیح 2274، 2275)

مجاہد تابعی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی خیال تھا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ 1/218 ح2273 وسندہ صحیح)

ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل تھے کہ اقامت بھول جانے کی صورت میں نماز دوبارہ نہیں پڑھی جائے گی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ 1/218 ح2271 وسندہ صحیح)

ان متناقض اقوال میں راجح یہی ہے کہ نماز صحیح ہے اور اس کا اعادہ ضروری نہیں ہے۔ واللہ اعلم (شہادت، دسمبر 2003ء)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد1 - کتاب الاذان - صفحہ251

محدث فتویٰ